٧٨٦

تلخیص

تاریخ بہاشاہی

مرتبہ

مولوی مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب بی اے

مصححہ

مولوی غلام یزدانی ام اے

ناظم آثار قدیمہ سرکار عالی

١٩٢٥ء

منتخب التواریخ
الموسوم بہ
تاریخ بہادر شاہی

میرے کرم دوست مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب[1] نے جنھیں تصویر، موسیقی، شاعری اور سارے رمانے علوم و فنون کا شوق ہے۔ چند روز ہوئے مجھ سے جگ جیون داس گجراتی کی تاریخ بہادر شاہی کا ذکر کیا تھا۔ ڈاکٹر ریو نے متحف برطانیہ کی فارسی قلمی کتابوں کی فہرست میں اس تاریخ پر تبصرہ کیا ہے (ملاحظہ ہو جلد اول صفحات ۲۳۱ تا ۲۳۴) لیکن میری نظر سے کتاب کا کوئی نسخہ نہیں گزرا تھا۔ اس لیے میں نے مرزا صاحب سے کہا کہ اگر اصل نسخہ یا اس کی نقل مجھے بھی دکھا دیجئے تو کمال عنایت ہوگی۔ چند روز بعد وہ کتاب کے اس حصہ کی جو اس کا لب لباب ہے۔ نقل لے کر میرے پاس آگئے۔ فرحت اللہ بیگ صاحب کے علمی شوق کے علاوہ دو باتوں کا میرے اوپر بڑا اثر ہوا۔ اول ان کی غیر معمولی ذہانت اور مہارت کا جن اصحاب کو قلمی نسخوں سے اکثر کام پڑتا ہے وہ جانتے ہیں کہ اصطلاحات اور غیر مانوس ناموں کا پڑھنا کتنا دشوار کام ہے لیکن فرحت اللہ بیگ صاحب نے ناموں اور اصطلاحات کو اس صحت سے پڑھا ہے کہ میں دنگ رہ گیا۔ دوم کتاب کے اجزا نقل کرنے میں انھوں نے صرف ان ہی اوراق کو منتخب کیا جس کو ڈاکٹر ریو نے بھی کتاب کی اصل جان خیال کیا تھا۔ حالانکہ مرزا صاحب کی نظر سے ڈاکٹر ریو کا تبصرہ کبھی نہیں گزرا تھا۔

جگ جیون داس کے حالات کسی اور کتاب میں درج نہیں ہیں لیکن اس تالیف سے پتہ چلتا ہے کہ گیارہویں پانچ ہجری میں (یعنی شاہنشاہ اورنگ زیب کے عہد میں) اس کو شاہی ہرکارے کی خدمت سپرد ہوئی تھی ہندوستان کے مغل بادشاہوں کی تاریخ کے بڑے ماخذ صوبہ جات کے وقائع نگاروں کے روزنامچے یا شاہی ہرکاروں کے بیانات ہیں۔ جگ جیون داس لکھتا ہے کہ اس خدمت پر مقرر ہونے کے بعد اس نے بھی واقعات کو قلمبند کرنا شروع کر دیا۔ ایک جگہ یہ بھی لکھتا ہے کہ ۱۱۱۹ھ میں مجھ کو بہادر شاہ کے دربار میں لاہور میں پیش کیا گیا اور خلعت عطا ہوا۔ اس وقت میں دو برس سے لاہور میں وقائع نگاری کی خدمت پر ممتاز تھا۔

---

[1] آپ فی الحال عدالت العالیہ میں معتمدی کی خدمت پر ممتاز ہیں۔

ہرکاروں کے تقرر کے وقت مستعدی وفاداری اور راستبازی کا ضرور خیال رکھا جاتا ہوگا۔ کیونکہ بعض اوقات نہایت اہم خدمات ان سے سرانجام پاتی تھیں جہتہ بنارسی کا شہزادہ خرم کو جنیر میں جہانگیر کے انتقال کی خبر پہنچانا اس وقت ضمناً میرے ذہن میں آگیا۔[1] بہنیر سے جنیر کا فاصلہ پندرہ سو میل کے قریب سمجھنا چاہیے بیس روز میں اس مسافت کو طے کرنا اس زمانہ کے ہرکاروں کی مستعدی اور ڈاک چوکی کے عمدہ انتظام کی دلیل ہے۔

کتاب کے اختتام پر جگ جیون داس کے نام کے ساتھ مہتہ کا لقب اور لفظ گوجر سے اس کی ذات کی تخصیص بھی کی گئی ہے۔[2] ڈاکٹر ریو نے اپنے تبصرہ میں مؤلف کو جگ جیون داس ولد منوہر داس گجراتی لکھا ہے جس کی وجہ معلوم نہیں ہوتا۔ مہتہ کا لفظ جو آج کل ایک پارسی نام ہوگیا ہے تین سو چار سو برس قبل گجرات اور کاٹھیاوار میں شل رائے ٹھاکر وغیرہ کے عزت کے واسطے استعمال ہوتا تھا۔ تاریخ میں بنارسی داس ہرکارے کے نام کے قبل بھی مہتہ کا اعزازی لقب درج ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی علاقہ گجرات کا رہنے والا تھا۔ کتاب کے مطالعہ کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف کوئی بڑا عالم یا پایہ کا مورخ نہیں تھا لیکن بعض واقعات دلچسپی سے خالی نہیں۔ دیباچہ میں تالیف کی وجہ اس طرح بیان کی گئی ہے۔

"بخاطر ناقص ایں خوشہ چین خرمن سخنوری گزشت کہ اکثر اہل دانش تاریخ بادشاہان ہر دیار علیحدہ علیحدہ بطول کلام نگاشتہ اند۔ تا جامع تواریخ کہ مشعر بر احوال بادشاہان دہلی و گجرات و غزنین و سندھ و بہار و گلبرگہ و بنگالہ و جونپور وغیرہ ملک شرقیہ و حکام ملتان و دکھن کہ بہمنیہ و دلشاہیہ و قطب الملکیہ و نظام شاہیہ و عماد شاہیہ و فاروقیہ جدا جدا حکومت کردہ اند۔ بعبارت موجہ کسے ننوشتہ۔ لہٰذا بقدر حوصلہ از تواریخ معتبر استنباط نمودہ بسلیقہ داشت و بقلم اختصار نگاشت۔ اگر منظور نظر صاحب نظراں گردد زہے سعادت است۔"

ایک اور مقام پر اس طرح لکھا ہے۔

"سودایں سواد در سن یکہزار و یک صد و پنج ہجریہ مقدس۔ در سلک بندگی بندہائے درگاہ عالم پناہ انسلاک یافتہ بخدمت ہرکارگی کہ عبارت از سوانح نویسی است، سربلند گشت۔ لہٰذا از ہماں ابتدا بقدر حوصلہ و عبارت مایقری تحریر احوال نصرت مآل بہادر شاہی می نماید و چوں خلاصہ ایں تحریر مصروف بہ تسوید مضامین مختصر است بنا براں بطریق یادگار ریختے از ہزار کہ لا بدا افتاد

---

[1] جہانگیر کا انتقال راجور علاقہ کشمیر میں ہوا۔ بنارسی کو آصف خان نے بہنیر سے شاہزادہ خرم کو اطلاع دینے کے لئے روانہ کیا تھا۔

[2] اصل عبارت جو خاتمہ کتاب پر درج ہے یہ ہے "بتاریخ غرہ ربیع الثانی سنہ ۲ محمد شاہی روز پنجشنبہ باتمام رسید نسخہ تواریخ منتخب تصنیف مہتہ جگ جیون داس گوجر ہرکارہ بہادر شاہی۔

و اہلِ مطالعہ را طول کلام تضییع اوقات نساز دو سودنہ انقدر رقم کہ ہرچہ بجو یدو نیابد بر سطور در قوم ساخت ۔ العافیت بالعاقبت ۔

مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب نے کتاب کے اُس حصہ کو جو بہادر شاہ سے متعلق ہے پورا نقل کر دیا ہے۔ اور ہندوستان کے اور سلاطین کے احوال کے متعلق یہ توضیح کر دی ہے کہ کتاب میں کتنے صفحات اون کے ذکر پر مشتمل ہیں ۔ علاوہ ازیں ان بادشاہوں کی تاریخ کے متعلق جو کچھ کتاب میں لکھا گیا ہے اُس کا نمونہ بھی پیش کر دیا ہے ، علم دوست احباب کو مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب کا ممنون ہونا چاہئے کہ ان کی سعی سے اصل کتاب کی تلخیص جو اب تک شائع نہیں ہوی تھی ۔ ہدیۂ ناظرین کی جاتی ہے ۔

غلام یزدانی

ذکر بهادر شاه

چوں خلاصہ تسوید سواد ایں بیاض کہ بیاض دیدۂ اہل بصیرت است احوال فرخندہ مآل و فتوحات لازوال حضرت خدیوگیہاں خداوند زماں بادشاہ بادشاہاں ابونصر سید قطب الدین محمد معظم شاہ عالم بہادر شاہ غازی است ہذا بقدر حوصلہ مفصل مسطور گشتہ۔ ہژدہم ربیع الاول سنہ پنجاہ و یک عالمگیری فتح کہ فاتحہ فتوحات غیبی بود نصیب اولیائے دولت قاہرہ گشت۔ و از غرہ ذی الحجہ سنہ مذکور سنہ احد جلوس والا مقرر شد۔ میر بدیع الزماں مخاطب باجتبیٰ خاں ظل اللہ دین پناہ ۱۱۱۸ تاریخ ایں فتح عظمیٰ یافتہ اگرچہ اکثر صاحب طبعان و مورخان بقدر سلیقہ خود تاریخ نوشتہ اند امختصر و موزوں و موقع و بجا چناں الفاظ ہیچ یکے نشنیدہ۔ بیت

سخن را نگو نہ باید گفت پیش ہر سخن سنجے | کہ برگرد سخن گردد چو برگرد سخن گردد

تفصیل ایں اجمال در اجلاس مذکور خواہد شد۔

ذکر مجمل اولاد

حضرت خلد مکاں عالمگیر بادشاہ را در ابتدائے جلوس چہار پسر بودند۔ محمد سلطان۔ محمد معظم۔ محمد اعظم۔ محمد اکبر۔ چنانچہ محمد سلطان در جنگ دارا شکوہ و شجاع عمہائے خود تردداتِ نمایاں نمودہ۔ بعد روزے چند بسبب اوضاع ناپسندیدہ در گوالیار محبوس گشتہ۔ پس از آنکہ روئے خلاصی و بدعمر دفا نکرد۔ و پیام اجل را لبیک گفت۔ مراتب ولیعہد کہ قرین تقدیر بود و شایستہ سریر سلطنت و جہانبانی محمد معظم عطا گردید و محمد کام بخش از بطن ماہی پرستار اودے پوری محل متولد شد و محمد اکبر در سنہ احد و تسعین والف بغی اختیار نمودہ بعد سرگردانی از ملک راجپوتیہ بدکھن و از آنجائے بایران و یار رفت و ہماں جا ودیعت حیات سپرد و محمد اعظم بعد شتقار کردن عالمگیر بادشاہ برخلاف وصیت پدر بزرگوار ارادۂ جنگ در سر نمودہ با افواج و توپ و توپخانہ حضور عالمگیر بادشاہ بحوالی اکبر آباد متصل جاجو آمدہ در تسع و عشر والف احدی مائیہ ہژدہم ربیع الاول روز یکشنبہ وقت یک گھڑی روز آخر از دست بہادران سپاہ غنیمت نعش ہدف تیر و تفنگ گردید و سرا و از نظر مبارک گزشت۔ و محمد کام بخش کہ از راہ جنون و خود پسندی و ناکردہ کاری

ہدف تیر و تفنگ گردید و سرا وا زنظر مبارک گزشت۔ و محمد کام بخش کہ از راہ جنون و خود پسندی ذ ناکردہ کاری ناعاقبت اندیشی قانع بر ملک دار الظفر بیجا پور نشدہ۔ گلبرگہ را لوت کردہ از آنجا بدار الجہاد حیدرآباد رسید و دعوی سلطنت نمودہ بُود سوم ذیقعدہ سنہ ۲ از جلوس مبارک شاہ عالم بادشاہ در میدان حیدرآباد کہ در نولا فرخندہ بنیاد خطاب یافتہ نتیجہ جنون و خود پسندی یافت یعنے از ترد د بہادران دستگیر شد و روز دوم بدار البقاء رسید تفصیل این اجمال در اجلاس مذکور خواہد شد۔

ذکر امرا کہ در قید با بہادر شاہ سلوک کردند

اجتبیٰ خان عرف میر بدیع الزماں از اولاد کہ از اکابر عظام مشہور ایام در خطہ بہار تعلق شرقیہ دیاراست، نوکری سرکار جہاں مدار آں زیبندہ سریر سلطنت فرزندہ چتر خلافت در ایام والا شاہی اختیار نمودہ در حالیکہ کم عنایتی بادشاہ عالمگیر بحال آں شایستہ افسر و دیہیم بسبب بعض امورات کہ بیان آں تحصیل حاصل است رو دادہ بود بمقتضائے شرافت و درشت ہزار سوار بلازم آں وقت بجان واحد عزم خدمت مصمم کردہ لازمہ فدویت بجا آوردہ تفصیل آں زیادہ از آں است کہ از قلم توان نوشت در ایام سوالف و حال و استقبال خارج از احکام بشریت در غضب چنیں بادشاہ عالمگیر کہ زہرہ شیر آب می شود بمتانت منصوبہ و صیانت تدبیر خود را در لشکر بادشاہی و جماعت کثیر شرفاء روگردیدہ مودن و منتظر وقت کار بودن، علی الدوام بلکہ ہر صبح و شام خبر خود رسایندن و با حوال خیر مآل مطلع شدن، و فرمایش ابلاغ کردن و منصوبہ معاندان برہم زدن و در آنچہ مرضی مبارک ایشاں باشد بعمل آوردہ و خود را از دست مفسدان مامون داشتن و بخدمت قیام نمودن خالی از جوانمردی و فضل حق نبود۔ چوں ہمت گماشت خدا بہ انجام برساید ونقش فدویت و جاں نثاری منقش خاطر فیض مظاہر آں برگزیدہ خلافت و جہانداری گشت از آنجا کہ شب ملال مبدل بصبح اقبال میشود۔ بعد ہشت سال تفضل بادشاہ عالمگیر شامل حال آں ولیعہد شد و غرہ شوال سنہ یکہزار و یکصد و پنج روز عید مبارک در مسجد بیجا پور دست راست بادشاہ عالمگیر نشستہ نماز ادا کردند۔ و پنجم شہر مذکور بندگان جناب عالی متعالی برائے پرداخت و تزئین ہندوستان بہشت نشان دستوری یافتند۔

سرفراز شدن مصنف

مسودہ ایں سواد در سنہ یکہزار و یکصد و پنج ہجریہ مقدسہ در سلک بندگی بندہائے درگاہ عالم پناہ انسلاک یافتہ بخدمت ہرکارگی کہ عبارت از سوانح نویسی است سربلند گشت۔ لہذا از ہماں ابتدا بقدر حوصلہ و عبارت مایقری تحریر احوال نصرت مآل بہادر شاہی می نماید و چوں خلاصہ ایں تحریر مصروف بہ تسوید مضامین مختصر است۔ بنابر آں بطریق یادگار ریکے از ہزار کہ لابد دانست داخل مطالع را طول کلام تضیع وقت نساز دونہ آنقدر رکم کہ ہر چہ بجوید و نیابد مسطور رو

مرقوم ساخت۔ العافیت بالعاقبت۔

تشریف فرمودن حضرت بسمت ہندوستان و از آنجا پیشتر وقت شہزادگی

نہے وقت میمنت قدوم و سعادت زمانیاں کہ ترخیص بادشاہزادہ عزہ علا برائے انضباط مہام صوبجات ہندوستان بہشت نشاں و فتنۂ اکثر اشرار کہ از گردش طالع پشت بہ قبلہ نمودہ رو بہ والیٔ ایران دیار بردہ و خبر خروج او بسامع حضرت عالمگیر بادشاہ رسید و بخاطر مبارک گزشت کہ سد او باید شد لہٰذا پنجم شوال سنہ سی و ہشت عالمگیری کہ خمس والف واحد سے مائتہ باشد رخصت فرمودند از دار الظفر بیجاپور۔ درعین بارش باراں و شدت گل و لای کوچ کردہ بمنازل و مراحل علی الاتصال نہم شوال سنہ سی و نہ عالمگیری داخل اکبرآباد شدند و سکان آنجا از ظلم و تعدی و اخذ و جبر مختار خاں کہ در بیولا بخطاب خان عالم بہادر شاہی سرفراز دارد بستوہ آمدہ و بنا بر زبونی نیت حاکم آنجا گرانیٔ غلہ علاوہ پریشانی سکنہ و متوطنہ شہر و ملک شدہ بود آنہا بعدالت امان دادہ و فضل حق کہ دائماً شامل حال فرخندہ مال آں شایستۂ افسر و دیہیم است بجوش آمدہ دروازۂ ارزانی بر روئے بندہا مفتوح گشت۔ بادشاہزادہ جہاں و جہانیاں نزدیک بسالے در بندوبست آں ملک و سیر و شکارگہات سامی و باری و طواف درگاہ قدوۃ السالکین شیخ سلیم فتحپوری گزرانیدہ و اکثر روز جمعہ برائے فاتحہ حضرت اعلی کہ عبارت از شاہجہاں بادشاہ باشد در مسجد و روضہ ممتاز آباد تشریف می فرمودند۔ چوں بیشتر کار پیشتر بنظر است بنا برآں پانزدہم ذی الحجہ سنہ چہل از اکبرآباد کوچ فرمودہ بست و دوم ذی الحجہ سنہ الیہ لوائے جہاں کشا در حوالیٔ شاہجہاں آباد برافراشتند و در ہر منزل عدالت می فرمودند و مظلوماں بداد برسیدند۔ درین ضمن خبر رسید کہ اکبر باغی بحوالیٔ قندھار روئے ادبار آوردہ و تنبیہ او امر مقدم بود پانزدہم محرم سنہ ۴۱ از شاہجہاں آباد نہضت فرمودہ دوم ربیع الاول سنہ الیہ داخل باغ فیض بخش معروف بشالامار شدند۔ در بیان لطافت و نزہت و طراوت ...... و متانت و صفائی عمارت و تزئین کہ اکثر کار لاجورد و طلاء و بلور و تراکم اشجار میوہ دار و ترشح فوارہ و آبجوہا و حوضہا کہ ساون و بھادوں و غیر ذالک نام دارند بلکہ رشک بیرند قلم مقصور اللسان است۔

روضۃ ماؤ نہرہا سلسال — دوحۃ سجع طیرہا موزوں
واں پر از لالہائے رنگارنگ — ویں پر از میوہائے گوناگوں

از سیاحان ربع مسکون شنیدہ شد کہ بایں خوبی و آراستگی باغے دیگر نیست بست و چہارم ربیع الاول سنہ الیہ از آنجا کوچ کردہ نہم ربیع الآخر سنہ الیہ بورود ظل عاطفت و عنایت بادشاہانہ برکتۂ ملتان مبسوط گردانیدند و ہفدہم طرف تلخ تشریف بردہ بست و سیوم جمادی الاول در آنجا رسیدہ طواف بزرگواران نمودند و بست و ہفتم جمادی الآخر

معاودت فرمودند و بکنار دریاے راوی چهاؤنی مقرر شده مدتے در آنجا گذشت یازدهم ربیع الاول سنه ۱۱۹۱ باز بملتان
تشریف آورده بکنار دریا وحل اقامت انداختند اکثر برائے نماز جمعه یا به تقریب فاتحهٔ درگاه بزرگان در شهر نزول
اجلال میفرمودند. بایں دستور مدتے سپری شد و زمینداران آں نواح از قبیل غازی خان بلوچ و اسمٰعیل خان و مارسنگه
بروهی دخان زمان لوهانی وسعادت .... ترین زمیندار توشیخ و مستنگ که سرحد قندهار است و ازیں هر کدام
اهل الوش و صاحب جمعیت هزارها سوار و پیاده اند بتوسل باریابان درگاه ارسال عرضداشت نموده به حصول حکم
ملازمت شرف سعادت حاصل کردند و پیشکش مقرر ادا نمودند. چون زمینداران سرحدی اند محلکائے سد راه باغی
داده بعنایت بادشاهانه سرفراز گشته بتعلقهٔ خود با دستوری یافتند و چون از روئے وقائع حقیقت برحمت حق پیوستن
امیر خان صوبه دار کابل معروض اقدس گشت بمجرد استماع بملاحظهٔ اینکه ملک کابل سرحد ایران و توران و دیار است خالی
نتوان گزاشت عرضداشت بحضور والا نموده انتظار جواب نه کشیدند و پنجم ذی الحجه سنه ۱۲۰۱ از ملتان براه گهاٹ بیلی
عبور دریاے راوی فرموده کوچ بکوچ بسیر ملک جهنگ سیال و مغاره کرجناک بیست و دوم ربیع الاول سنه الیه نزول
اجلال بر دریائے اٹک شد و چهاردهم ربیع الآخر سنه الیه داخل باغ ظفر واقع پشاور شدند و دوم جمادی الاول سنه ۱۲۰۲
از آنجا کوچ فرموده براه خیبر که درهٔ دشوار و سخت تریں راه است و افغانان قوم بواری و اپرک زئی و میمند و داؤد زئی و ازند
و الوش کلان است و دائم کج فهمی و خلاف اندیشی خاصهٔ آنها شده آمده متوجه جلال آباد شدند بفضل خدا و اقبال حدد
مال شاهنشاه زمان جمیع ملکان الوش دار بوساطت گنج علی خان ملازمت نموده و خدمت بجا آورده و لشکر فیروزی
اثر به امن و امان سوم جمادی الآخر سنه ۱۲۰۲ داخل جلال آباد شد. کلانی دانه و سرخی و شیرینی و سیرابی انار و باریکی
پوست آں چه بیاں نماید که در شیرینیش لب و زبان بند است. هفدهم شوال سنه ۱۲۰۲ براه جگدلک که علاقه
قوم افغان الوش کلان از چهار خیل جا بجا برداشته طور مردم کوچی یعنی یکجا قائم مقام آنها نیست. روزے بجائے
و شبے بمکانے سکونت میکردند آباد است، متوجه کابل شدند. چهارم ذی الحجه سنه الیه خطهٔ دلکشائے کابل را بفر قدوم
میمنت لزوم زیب و زینت بخشیدند، از خنکی هوا و فراوانی میوه از قسم انگور و سیب و ناک و شفتالو و زرد آلو و گیلاس و آلو بالو
آلوچه و سرده و تربز چار یکار چه نویسد که وفور از حد گزاشته و همچنین آب خنک سریع الهضم در هیچ جا نیست و میوه در
دوکان در سر بازار بلکه در جنگلهٔ دامن کوه چون حلوائے بے دود توده توده افتاده و هیچکس برائے خوردن میوه
در میوه زار مزاحم نیست و در شهر برائے یکدام آنقدر ارزش دارد که آدمی شکم سیر میخورد در چنیں ملک راحت قریب است بسال
تابستان در کابل و زمستان در جلال آباد و پشاور و در دهوکه گرم سیر داست لوائے معدلت برافراشته مرتبهٔ اول
براه خیبر و مرتبهٔ دوم براه هزاره جت رفته براه قرل و غزنین بکابل تشریف آورده و مرتبه سیوم براه خیبر از کابل شده
به اسفر آمده چهاؤنی فرمودند و با سیر کوهات تعلقه بایان بنگش دو دیه نشسته بالا بنگش و زیران شلوارن و کرمان

نموده ودره خذران وسپچوبه وحصارک دیوار وغیره طے کرده ددجب زمین نمانده که پئے سپر موکب جلال گشت

هم چنیں ہشت مرتبه سیر کابل فرموده هژدهم شعبان سنه عالمگیری به جمرود تشریف آورده بودند که درماه ذی الحجه سنه

پنجاه ویک خبر شتقار کردن عالمگیر بادشاه در احمد نگر واقع ملک دکن رسید دچهارم محرم سنه الیه از آنجا کوچ کرده

یازدهم شهر مذکور عبور دریائے اٹک فرمودند۔

بہشت نصیب شدن حضرت عالمگیر و بازگشتن بہادر شاه در کابل بسمت شاہجہان آباد

بست ودهشتم شهر ذیقعده سنه ۱۱۱۸ روح اقدس عالمگیر بادشاه بسیر روضهٔ رضوان تشریف فرموده در پشاور

خبر به ذرّالتاج خلافت فراز نمرهٔ چتر سلطنت رسید وازراه رشادت واعتقاد که درخدمت پدر بزرگوار داشتند

باورنکرده حمل صعوبت بیماری نمودند بعدازآنکه مکرر ایں خبر سامع افروز مبارک گشت لوائے جہانکشا بصوب دارالسلطنت

لاهور برافراختند وکوچ کوچ بر دریائے سنده که مشهور به اٹک است نزول اجلال فرمودند۔ ع

همچنیں آبے که مرغابی درو ایمن نبود

هیچ گیاه سبز از تیزی وجلدی آب چهار پاره می نمود وازصعب وعمق آب وصعوبت سنگهائے کناره که

کوه شال بهمالیه وکمالیه انداوهام سماسمائے راعبور از آں دشوار تا بمتنفسے چه رسد بمقتضائے درستی نیت

آں برگزیدهٔ حق آب کم شده واز چهارده کشتی پل بسته بمعیت جمعیت وتوپ وتوپخانه در اسوع الحال عبور فرمودند

پانزدهم ماه محرم سنه مذبور ناصر مبارک که در سنولا بخطاب دریارخاں سرفراز است تخت وچتر ملک درآورده از نظر

مبارک گزرانید همچنیں از دریائے جهلم وچناد (چناب) که پیش از نزول رایات آسمان فرسا منعم خاں مخاطب

به جمدة الملک مدارالمهام معظم خاں خانخاناں بهادر ظفر جنگ وفادار پل تیار کرده بود عبور فرموده رعایائے گجرات

شاه دولادرویش راکه از تعدی ابوالقاسم فوجدار آنجا دلریش بودند عزل خدمت ورسانیدن خفه بآں ظالم

واجب السیاست مرهم عدالت پاشیدند وآں طائفه داد رسن بدعائے حق رس دست انابت بامید اجابت بدرگاه

مستجیب الدعوات برداشتند ونتیجه آں بظهور رسید۔

شہاں را عدالت عبادت بود | برآرنده حاجت عبادت بود
خواهی چو نجات از ملامت | باخلق خدائے کن عدالت

محرر ایں مقدمه در لاهور برائے بندوبست والکچوکی (ڈاک چوکی) وضبط اخبار از مدت دوسال

رسیده بود آں طرف ایمن آباد شرف از ملازمت سراپا سعادت حاصل نمود بعنایت خلعت سرفراز گردید۔ چوں روز دوم

ساعت سعد بود در منزل پل شاه دولا که دوازده کروه غربی لاهور است بدستور دآئین تخت فرخنده بخت رابفر

قدوم میمنت افتخار بخشیدند۔ بیت

بنازم بخت تختے را کہ برصدرشس گرفتی جا
ببوسم دست شخصے را کہ چترت را کند برپا

منعم خاں با بندہائے متعلقہ آں صوب سعادت ملازمت دریافت و ازہماں روز شروع بعنایت خطاب بہ بادشاہزادہائے جہاں و جہانیاں و امرائے عظیم الشان بادشاہی و بندہائے والاشاہی و اضافہ ہائے مناصب و دیگر رعایت ہا کہ در عہد بادشاہان سوالف عشر عشیر آں نبود مبذول گردید۔

نوشتن وصیت نامہ برادران

از آنجا کہ حق شناسی و صواب اندیشی و رفاہ عام دایم مطمح خاطر فیض مظاہر است و حضرت خلد مکان نیز نظر بر رفع شر کہ ناحق بقتل بندہائے خدا روند بہ وصیت نامہ بنام ہرکدام بادشاہزادہ بقید تقسیم ملک نوشتہ فرستادہ بودند بنابرآں یکے از بندہا را با فرمان قضا جریان مشتمل بر وصیت نامہ نزد محمد اعظم شاہ روانہ فرمودند کہ اگر بریں طریق معاملہ نمائد بہتر والا نظلمہ بگردن او و ہرچہ خواہد دید از خود خواہد دید چوں مشیت الٰہی چنیں بود نصائح سود مند بنیاد حرص لاینفع را کارفرمودہ جوابے کہ اہل عقل نہ پسند و نوشت جمیت بادشاہانہ تاب نیاوردہ بیشتر کوچ فرمودند بتاریخ سوم ماہ صفر سنہ احد شاہ عالمی سایۂ نزول بر فرق سکان لاہور انگندہ متوجہ شاہجہاں آباد شدند و در ہر منزل دیوان عام و خاص و عدالت می فرمودند و مظلومان بداد میرسیدند و مردم بخطاب و اضافہ سربلند می شدند و خزائن از ہر طرف میرسید و بانعام و اکرام و نگاہداشت مردم جدید و تنخواہ مواجب نوکران قدیم صرف میکردند بیست و پنجم صفر از راہ خاں زمان بہادر عرف منعم خاں شاہجہاں آباد رخصت یافت و استمالت قلعدار و ناظم آں صوبہ کہ محمد یار خاں پسر معتقد خاں عرف ہمن یار خان است نمود و روز سوم کہ بیست و ہشتم شہر مذکور باشد سرادقات جاہ و جلال حوالی برافراشتہ شد و بعد فاتحہ درگاہ قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین قدس سرہ و دیگر بزرگان بربارہ پلہ دائرہ شد ہمچنیں کوچ بہ کوچ بہ اکبرآباد تشریف آوردہ باقی خاں قلعدار آنجا را کہ مصلحتاً ملازمت شاہزادہ عظیم الشان بہادر نکردہ شوخی در چشم مردم ظاہر بیں نمودہ بود بوساطت نعمان زماں بہادر طلبیدہ بعد تسکیں ہمانجا گذاشتہ و خزائن ہر قدر کہ مطلوب شد از قلعۂ اکبرآباد گرفتہ زرفشاں با جمعیت نمایاں کہ قریب دو لک سوار باشد متوجہ پیشتر شدند و شاہ عظیم الشان کہ قبل از دو ماہ بہ بنگالہ آمدہ منتظر تشریف رایات عالم آرا اقامت گرفتہ بہ نگاہداشت جمعیت وافر و بندوبست الملک اکبرآباد و انسداد راہ عبور مخالفان پرداختہ بودند بدریافت نعمت ملازمت ولی النعمت سعادت حاصل کردند حضرت ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی از کمال مہربانی .... دادہ در بغل گرفتند و بعد

قدمبوس وعطائے خلعت وجواہر ونقد وجنس سرفراز فرمودند۔

رسیدن محمد اعظم

در اکبرآباد خبر رسید کہ محمد اعظم شاہ احمال واثقال را در گوالیار گزاشتہ وپردہ نشین سلطنت وجہانبانی نواب زینت النسا بیگم راکہ در حیولا بخطاب بادشاہ بیگم امتیاز یافتہ وامیر الامرا عرف اسد خاں راکہ خطاب نظام الدولہ آصف الدولہ سرفرازی دارد در آنجا نگاہداشتہ جلد وشتاب بہ دریائے چنبل رسید و محمد بیدار بخت ووالاجاہ پسر و ذوالفقار خاں پسر اسد خاں وخانعالم و منور خاں پسران شیخ نظام دکنی ورام سنگہ ہاڈہ و راؤ دلیت بندیلہ و دیگر فوج جنگی رکاب حضرت خلدمکاں وتوپخانۂ حضور ودکن ونوکران پروردۂ چندیں سالہ خود کہ بلاف وگزاف عمرے بسر بردہ بود ہمراہ نمودہ حضرت بدولت واقبال حکم قضا شیم فرمودند کہ جمعیت را موافق ضابطۂ مقررہ توزک دادہ بتجمل وتحمل پے بمقصود شوند۔ چنانچہ لشکر منصور بفاصلہ چہار کروہ از دائرہ مخالفاں رفتہ فرود آمد۔ وچوں قرار بر آں بود کہ اول سوال چیرہ دستی کہ باعث مظلمہ باشد از آں طرف شود۔ جواب مردم تا واں را بزبان سنان جانستان ودم شمشیر جوہردار باید داد یورش نشدہ۔ والا ہماں روز فیصل میگردید۔ پاسے چند از حیات آناں باقی بود وآں روز توفیق مقابلہ رفیق آنہا نشد وناگاہ ہماں شب کہ پاس آخر بود ہرکارہا خبر رسانیدند کہ مخالفاں پشت لشکر ظفر پیکر دادہ طرف اکبرآباد روانہ شدند۔

جنگ محمد اعظم ونصرت یافتن بہادر شاہ

حضرت قدر قدرت باستقلال تمام صبح آں روز کہ نسائم فتح وفیروزی بمشام بہادراں میرسید وروگردانی مخالفاں از میداں گیرودار شگون نصرت وبہروزی شد نماز اداکردہ تیرگاوری سوار شدند چوں قیاس بجنگ وارادہ تاخت نبود متصل جاجو دیرہ افراشتن وروز دوم بہ اکبرآباد رسیدن حکم بصاحب اہتمامان توپخانہ شدند وخود بدولت کہ توجہ تمام بشکار دارند بہ قراولان رہبر متوجہ بمنزل بودند دریں ضمن کہ نصف النہار باشد خبر رسید کہ محمد اعظم وپسرانش با فوج سنگیں بر سراوقات جاہ وجلال کہ متصل جاجو حسب الحکم والا برافراشتہ شدہ روآوردہ بطریق دکنیاں کہ خو پذیر نشدہ بود باتفاق . . . . بعض مغلیہ فوج دست غارت دراز کردہ وعلی الاتصال آں خبر رسید کہ بادشاہزادہ جہاں وجہانیاں شاہ عظیم الشان بہادر وخان زماں عرف منعم خاں وخانہ زاد خاں عرف نعیم خاں وسید عبداللہ خاں عرف حسین علیخاں رسیدہ شروع بجنگ تیر وتفنگ نمودہ اند۔ حضرت ظل سبحانی بہیج وجہ متردد نشدہ بفخم ووقار فوج جرنغار وبرنغار وہراول وچنداول ترتیب دادہ اول بادشاہزادہ دکلاں جہاندار شاہ بہادر

عرف محمد فخر الدین را تعین فرمودند. بعد آزاں بادشاهزاده رفیع الشان بهادر را با فوج دست راست که میمنه باشد و بادشاهزاده جهانشاه بهادر عرف محمد خجسته اختر را با فوج التمش و اجتبی خان عرف میر بدیع الزمان داروغه چوکی خاص مخلص خان عرف محمد بیگ و رضا بهادر عرف محمد اصلح را رخصت تعیینه آنها فرمودند و خود بدولت و اقبال بر فیل کوه مثال سوار شده متوجه گردیدند تردداتی که بهادران ظفر قرین جا به سرکردگی بادشاهزاده عظیم الشان بهادر.......

که حملهٔ رستمانه نموده چنان از هر چهار طرف قبل کرد...... گریز نمانده و بضرب توپ و تفنگ و دست اندازی ...... خون آشام دود بخوت از دمار روزگارش برآوردند و چون شکست نصیب او بود باد تند طمانچه ید فنا بروی مخالفان زد. خان عالم و ... پسران شیخ نظام حیدرآبادی که بنا بر تسخیر دار الجهاد حیدرآباد در بندگی درگاه عرش اشتباه آمده اول مقرب خان بعد از آنکه سنبهاجی شقی پسر سیواجی ملعون دستگیر او شد بحضور پر نور حضرت خلد مکان آورد. به عنایت خطاب خان زمان بهادر سرفراز گردیده بود و رام سنگه پسر کشور سنگه هاده زمیندار کوته و راؤ دلیپت بوندیله در یک حمله بقتل رسیده و ذوالفقار خان بهادر و خدا بنده خان سامان عهد حضرت خلد مکان زخم برداشته رو بفرار کردند و امجاهدان فتح و نصرت یار خان ... لازم سرکار بادشاهزاده عظیم الشان بهادر و تهور خان عرف نامدار بیگ نواسه عنایت خان دیوان صوبه عهد عالمگیری و سلطان خویشگی و حمید الدین خان بهادر و تربیت خان داروغه توپخانه به شهادت پیوستند و نمان زمان خان بهادر که الحال بخطاب جمدة الملک مدار المهام برافراشته شد و بخشی الملک شد خانه زاد خان که بخطاب خان زمانی یافته و دیگر بندها مثل سید عبدالله خان وغیره مجروح گشته و اکثر مردم بکار آمده چنانچه لازمه سپاهگری است جوانمردی بجا آوردند و وقت دو گهڑی روز باقیمانده محمد اعظم و بیدار بخت شربت فنا نوشیدند. بیدار بخت ... از مورچل بهادر چپ کی زخمی رفته در اکبرآباد به رفاقت پدر و برادرش شتافت و پسر مطلب خان که در ... خطاب که مطلب خان یافته است در مورچل خانه خاص چوکی از فیل فرود آمده و رستم دل خان عرف محمد رستم پسر غضنفر خان سر محمد اعظم را آورده از نظر مبارک گزرانیدند. نوبت شادمانی و طبل فتح جاودانی بلند آوازه گشت.

جلوس حضرت بهادر شاه

نهی عهد امن مهد که ... زراست و جهانیان در دنیا زوال لیل و نهار ساعتی نیست که سوائے عدالت و عبادت و تدبیر لوازم و تقدیم نظام امور مملکت ... باشد و قضیه و مقدمه نخواهد بود که از غیب دانی و معامله فهمی و دریافت تقریر و اظهار مستغیث پوشیدهٔ خیاب قدسی باشد و صدق و کذب مبرهن نه گردد. چون مرضی مقدس مصروف به آں رفت که جمیع امور مالی و ملکی مطابق امر شریعت غرا و ملت بیضا سرانجام یابد.....

وثبوت ظاہر نمود استشہاد معتبر و تقریر بدلائل و براہین نمیتوان انفصال داد بنا برآں حسب الاستدعائے حکم ارفع مقرر می شود وحکم والاشرف نفاذ می یابد کہ باتفاق ارباب شرع حق لمن لہ الحق رسانند و صورت قطع و فصل قضایا بحضور انور معروض دارند و بمیامن نیت مطہر و ذات اطہر مفسدانے کہ از مدت العمر تا حال سوائے شورش و مردم آزاری و تاخت و باخت کارے و شعارے نداشتند در عہد حضرت خلد مکان عالمگیر بادشاہ چاتر دولتے کہ از افواج بادشاہی در رفع فساد آنہا نمی شد و بہیچ وجہ صورت نمی بست بمجرد خبر زینت بخشیدن تخت فرخندہ بخت بفر قدوم میمنت لزوم ترس تابش تیغ عدو گداز نمودہ چندے بہ رجوع بہ بندگی آوردند و عفو تقصیرات گردانیدہ گوئے سبقت از اقران و امثال ربودند و قلیلے کہ ہنوز ہلاکت شامل حال آنہا است کوہ نشینی و زاویہ گیری اختیار کردہ چوں موش در مغارۂ کوہ دہا مون خزیدہ اند۔ انشاء اللہ تعالیٰ در معدود الایام کہ خاطر مبارک از بعضی کارہا جمع شود ملک قلمرو کہ مسافت طول و عرض سالہا دارد .... از آں اجل گرفتہ ہا صاف و مصفا خواہد شد آمین رب العالمین۔

نہضت رایات بطرف اجمیر

حضرت بدولت و اقبال عدو مال ہژدہم شعبان سنہ احد جلوس والا بعزم طواف درگاہ حضرت شیخ معین الدین چشتی قدس سرہ بہ اجمیر کوچ فرمودند در اثنائے راہ قلعہ امیر منظر افتاد و مخالفت جے سنگہ پسر بشن سنگہ ولد کشن سنگہ ابن رام سنگہ بن مرزا راجہ جے سنگہ کچھواہ کہ ہمراہ محمد اعظم روبجنگ آوردہ بود بخاطر مبارک گزشت و حکم والاشرف نفاذ یافت کہ چند روز ضبط در سرکار باشد بعد از آں اگر آثار فدویت از جے سنگہ مذکور ہویدا خواہد شد باو والا بدوم برادرش کہ بجے سنگہ نام دارد و در پیولا بخطاب مرزا راجہ سرفرازی یافتہ است عنایت میتواں فرمود چنانچہ سید حسین خاں از سادات بارہ را بہ قلعداری و فوجداری آنجا مقرر فرمودہ در آنجا گزاشتند و متوجہ حضرت اجمیر شدند۔ چوں نزدیک اجمیر رسیدند مخالفت راتھوران بعرض اقدس رسید یرلیغ مطاع صادر شد کہ داخل شدن اجمیر موقوف کردہ سراوقات جاہ و جلال طرف جودہ پور برافراشتہ شود حسب الحکم والا کارپردازان سرکار معلی بعمل آوردند و چند کوچ پیشتر کردہ جودہ پور افواج بحر امواج فرود آمدند .... مہاراجہ جسونت سنگہ در گداس پیشکار شد . . . . حرمت نعیم خاں سعادت ملازمت دریافت قلعہ جودھپور .... سرکار والا نمودہ و حضرت قدر رفعت از ہمانجا معاودت فرمودہ بحضرت اجمیر تشریف آوردند و چہار روز در ہمانجا مقام نمودہ بعد طواف زیارت درگاہ قدوۃ السالکین شیخ معین الدین چشتی میخواستند کہ شاہجہاں آباد را بفر قدوم ہمایوں زینت بخشند درین ضمن خبر رسید کہ محمد کام بخش برخلاف وصیت حضرت خلد مکاں بقلعۂ گلبرگہ رفتہ دست بغاوت کشادہ و از آں بعد

بحیدرآباد نهضت نموده بمقتضائے صغر سن خیال خام دردل مصمم کرده است جمعیت بادشاهانه بریں اقتضا کرد که بدکن تشریف آرده اگر او از نصیحت و وعظ گوش شنوا بهم رساند و قانع بدارالظفر شود بعنایت بادشاهانه سرفراز کرده بعد ضبط وسیع ملک دکن که بشش صوبه تقسیم یافته و در هر صوبه حکام تاجدار تخت نشیں بود عنان عزیمت بصوب هندوستان بهشت نشان معطوف خواهد شد. چوں سعادت رهبر وقت و حال گیتی الاختلال او نشد و از راه جنون باتیار خاں عرف رستم دل خاں نواسه خان زمان پسر اعظم خاں که صوبه داری حیدرآباد داشت و سیف الله خان وغیره.... عرف میر علیبیگ وغیره نوکران خود را ناحق کشته و ایں معنی بعرض مقدس رسید لاچار متوجه عبور دریائے نربدا شدند دیے سنگه واجیت سنگهه و درگداس راٹهور از راه ناعاقبت اندیشی رو بگریز نهاده عقب لشکر فیروزی ماندند از آنجا که خاطر مبارک متوجه رفع فساد محمد کام بخش بود. اصلاً گرنجتن راجپوتان جهالت شعار بخاطر راه نداده کوچ در کوچ به تاریخ...... عبور دریائے نمودند.

بتاریخ...... داخل برهانپور شدند و بلا توقف از آنجا در عین بارش و باران کوچ فرموده براه ملکاپور در ملک چاندا معموره صوبه برار شد یا پین ناندیر عبور دریائے گنگ فرمودند و از آنجا بتجمل و تحمل بر آهے که کاه و دانه در ایام گرانی که از چند سال در دکن است بتاریخ...... داخل ظفرآباد محمدآباد بیدر تشریف ارزانی فرمودند. و داؤد خان صوبه دار ملک کرناٹک و حیدرآباد بست و چهارم رمضان سنه دو از جلوس والا شرف اندوز ملازمت والاگشت و لشکر معلی کوچ بکوچ غره ذیقعده سنه دو حوالی حیدرآباد بفاصله چهار کروه مخیم سرادقات جاه و جلال شد.

فیروزی یافتن بر محمد کام بخش

غره ذیقعده سنه دو از جلوس والا الوائے جهانکشا بفاصله چهار کروه از بلده حیدرآباد برافراشته شد و شاهزاده والا تبار و شاهزاده هائے عالیمقدار و امرایان نامدار و توپخانه آتش بار حکم قضا شیم صادر گشت که گرد لشکر ظفر پیکر مورچال مقرر نموده با افواج خود روز و شب خبردار باشند در روز دوم بریغ جهان متاع شرف نفاذ یافت که پیش از طلوع آفتاب شاهزاده جهان جهانیاں شاه رفیع الشان بهادر و جمدة الملک مدار المهام خانخانان بهادر ظفر جنگ و امیر الامرا ذوالفقار خاں بهادر نصرت جنگ داؤد خاں پنی و حمید الدین خان و اسلام خان داروغه توپخانه زر آن بے خبر رجعت یافته را خبردار سازند و اگر او رو بمقابله آرد چنان بجنگ پیش آیند که او گشته شود و زنده بحضور برسد. و بادشاهزاده عالم و عالمیاں جهان شاه بهادر بیرون لشکر با افواج متعینه بر آمده مستعد باشند. چنانچه صبح سوم شهر مذبور افواج بحر امواج بسرکردگی بادشاهزاده والا مرتبت و نوئینان صاحب همت حسب الحکم قضا امضا از هر طرف

در آمده قبل نموده و آں اجل گرفته با معدودے از پیاده و سوار در هودج فیل و همچنیں محی السنت وغیره سه پهر بر یک
فیل و یک عماری و زنانهٔ سواری باستقلال تمام سوار شده و چند توپ و بندوق سر داد. و مراتب تیر اندازی
از حد گزرانید. چوں عدول حکمی پدر بزرگوار و روگردانی از جناب برادر کلاں که بجائے پدر باشد و عذاب سادات
کشی ساری حال او شد زخمی از میدان دار و گیر دستگیر داؤد خاں گردید و حضرت قدر قدرت که دیوان عام فرمودند
با بادشاه زاده جهاندار شاه بهادر و عظیم الشان بهادر نشسته بودند قراولان و هرکاره آمده مبارک باد بعرض رسانید
حضرت از راه تفضل که خاصه جناب قدسی است بتاکید فرمودند که زود با حتیاط بیارند و او آب از دست ندهند.
چنانچه وقت چهار گهڑی روز آخر بادشاهزاده رفیع الشان بهادر و جهاں شاه بهادر و جمدة الملک مدار المهام امیر الامرا
وغیره هر سه اقبال یکے از بابت سواری محمد کام بخش و دوم بابت سواری هر سه پسرانش و سوم سواری زنانه را
پیش گرفته داخل جالی دولتخانهٔ مبارک شدند و موافق حکم اشرف اعلیٰ حوالهٔ دربار خاں خاطر نموده تسلیمات مبارکباد
و فتح بجا آوردند. دربار خاں محمد کام بخش را در خیمهٔ عدالت العالیه فرود آورده و مشارٌ الیه وقتی که بر سر فرش عدالت العالیه
مدربار خاں پرسید که قبله کدام طرف است خان مذبور بدست راست اظهار کرده ایشاں طرف قبله سر نهاده پا دراز کردند
و وقت شب حضرت ظل سبحانی خلیفة الرحمانی با هر چهار بادشاهزاده و جمدة الملک امیر الامراء و حمید الدین خان
و دیگر امراء والا شاهی بخیمهٔ عدالت تشریف آورده احوال پرسی و مرهم پاشی و تردد و دوخت جراحات فرمودند و سر
محمد کام بخش را بر زانوئے مبارک گرفته خون زخمها را بدست مبارک پاک میکردند. و درچنیں وقت محمد کام بخش شاه
عظیم الشان بهادر گفت که یک چیز .... و هیچ ندارم که پیشکش کنم شما عرض بکنید که دو جلد مصحف ......
که هر دو سلطان آفریں گفته صحیح کرده ام آنرا پیشکش میکنم و امید جابت دارم. حضرت از راه ترحم فرمودند که قبول کردیم
و ما هر چند بشما نوشتیم سود نکرد و الا شما را بچنیں حال چرا میدیدیم الحال هم لطف ما را در حق خود بیش از پیش تصور
نمائید و فوج با شما چه قدر بود مومی الیه عرض کرد که یکصد سوار. حضرت فرمود که یکهزار سوار می شنیدیم معز الیه التماس
نمود که اگر ایں قدر می بودند حسب اراده خود را می رسانیدم و الحمد لله آنچه آرزو داشتم یافتم میخواستم که از خاک تخت
بر سم خدا تعالی همچناں کرد که ما را بر زانوئے مبارک که زیب و فخر تخت و دیهیم است رسانید و نامرداں چنداں که هستند
یا هر که خواهند بود بکار نخواهند آمد. حضرت از چنیں حرف و حکایت آب دیده شده فرمودند که آں جماعت را در کار
نوکر کرده نخواهد شد. محمد کام بخش همیں قدر گفت و غش کرده حضرت بدولت اقبال از آنجا برخاسته در محل سرائے تشریف
فرمودند و کام بخش هماں شب از درد شانزده زخم تیر و بندوق که داشت ودیعت حیات سپرد و یک پسر خورد و زوجه اش
نیز که مجروح بود رفاقتش نمودند.   نه شاه و گدا و نه ملک و نه مال

بادشاہ رجعدالت تا سہ روز نوبت نواختہ .... تکفین بانجام رسانیدند۔ روز چہارم دیوان عام نمودہ مردم نذرو پیشکش گزرانیدہ از عمدہا منظور شد بمردم .... جملۃ الملک مدار المہام بخطاب معظم خان خانخاناں بہادر ظفر جنگ و قادر پنجاہ لک درم اضافہ و بانعام و امیر الامرا ذوالفقار خاں بہادر نصرت جنگ بخطاب سپہ سر دار و اضافہ یک کرور درم انعام و داؤد خاں باضافہ ہزاری ذات یکہزار سوار و دیگراں کہ مصدر تردد شدہ بودند باضافہ منصب و خلعت و نشان زماں عرف منعم خاں بخشی سوم بخطاب مہابت خاں بہادر و خطاب خاں زمانی بہ خانہ زاد خاں پسر دوم جملۃ الملک سرفراز گشت و یکہفتہ نوبت جشن بلند آوازہ گردید و مراجعت لشکر فتح رہبر بہ ہندوستان بہشت نشاں مقرر شد چنانچہ غرہ ذیحجہ سنہ ۳ از جلوس والا حضرت بدولت و اقبال با فتح و فیروزی بعزم ہندوستان کوچ از حیدرآباد کہ در عنوان خطاب فرخندہ بنیاد یافتہ است فرمودند عواقب امور بخیر باد۔

بتاریخ غرہ ربیع الثانی سنہ ۳ محمد شاہی روز یکشنبہ باتمام رسید نسخہ تواریخ منتخب تصنیف ہمتہ جنگ جیون داس گوجر ہرکارہ بہادر شاہی [۱]

ضمیمہ

سبب تصنیف کتاب

"بخاطر ناقص این خوشہ چین خرمن سخنوری گزشت کہ اکثر اہل دانش تاریخ بادشاہان ہر دیار را علیحدہ علیحدہ بطول کلام نگاشتہ اند اما جامع تواریخ کہ مشعر احوال بادشاہان دہلی و گجرات و غزنین و سندھ و بنگالہ و جونپور و غیرہ ملک شرقیہ و حکام ملتان و دکن کہ بہمنیہ و عادل شاہیہ و قطب الملکیہ و نظام شاہیہ و عماد شاہیہ و فاروقیہ جدا جدا حکومت کردہ اند بعبارت موجز کسے ننوشتہ لہذا بقدر حوصلہ از تواریخ معتبرہ استنباط نمودہ بسلیقہ داشت بقلم اختصار نگاشت اگر منظور نظر صاحب نظراں گردد زہے سعادت است"

مؤلف نے ابتداء میں خاندان مغلیہ کا سلسلہ امیر تیمور سے بہادر شاہ اول تک دیا ہے اس کے بعد لکھا ہے کہ محمود غزنوی کے حملے قیام حکومت کے لئے نہ تھے قیام حکومت سلطان معز الدین محمد سام سے ہوئی اس کے بعد خاندان غلامان کا مختصر حال دیا ہے۔

ذکر دیگر سلطانہ رضیہ بنت شمس الدین سہ سال و شش ماہ و شش روز فرماں روائی نمود۔ می گویند کہ سلطانہ رضیہ بصورت زن و بسیرت مرد بود۔ قبا در بر و کلاہ بر سر گزاشتہ و امور سلطنت را باآئین نیک سرانجام می داد۔ لاکن اعیان ملک بسبب تقرب جمال الدین یاقوت حبشی میر آخور کہ وقت سواری سلطانہ رضیہ را دست زیر بغل میدادگراں خاطر شدہ حبشی مذکور را کشتہ سلطانہ رضیہ را قید کردہ بقلعہ بھٹندہ فرستادند و معز الدین بہرام شاہ را بسلطنت برداشتند۔ ملک التونیہ حاکم بھٹندہ رضیہ را در عقد نکاح خود آوردہ خود با رضیہ و جماعت گھگراں و دیگر زمینداران دو مرتبہ لشکر بدہلی کشید و شکست یافت آخر الامر رضیہ در ہزیمت دوم از دست زمینداراں بقتل رسید و رفع فساد شد۔

۱۔ قلمی نسخہ کی تقطیع ½۱۰ انچ اور ہر صفحہ میں ۱۳ سطریں ہیں۔ کل کتاب کا حجم ۶۸ ورق یعنی ۱۳۶ صفحوں پر مشتمل ہے

خاندان غلامان کا کل بیان چھ صفحوں میں ہے اسی طرح خاندان خلجی کے ۳ صفحے ہیں خاندان تغلق کے ۸ صفحے خاندان سادات ۱ صفحے میں ختم کر دیا گیا ہے اور خاندان لودھی ۲ صفحے ہیں خاندان سوری کا ذکر صرف ایک صفحے میں ہے۔

نمونہ: در ذکر شیر شاہ: شیرخان خود را شیرشاہ قرار دادہ۔ در سنہ سبع واربعین وتسعمائۃ بر تخت دہلی نشستہ و در سنہ اثنین وخمسین تسعمائۃ در محاصرہ کالنجر از آتشبازی با چندے از رفقا سوخت و ودیعت حیات نمود۔ در مدت حکومت ملک را از اہل بغی ومعاندان پاک کردہ۔ مردے بود و بندوبست جہانداری ولشکرکشی وعدالت نیکو می داشت۔ ساختن سرا یاد خانہ ہا آثار عظیم اوست مدت حکومت شش سال۔ (خاندان مغلیہ کے بیان میں امیر تیمور کے حملہ کا اس طرح ذکر کیا ہے)

نمونہ: حملہ امیر تیمور: "ہفتم جمادی الاول محمود شاہ و اقبال خان بکصد و بست فیل بسلاح آراستہ بہ جنگ در میدان فیروزآباد آمدند۔ پیشہ تیر بہادران در یک طرفۃ العین گریختہ رفتند و مردم چنتہ تا دروازہ نگاشتی نمودہ بخبار حوض خاص فرود آمدند و اکابر و اشراف دہلی امان خواستہ ملازمت رسیدند حضرت شانزدہم ماہ مذکور در مسجد جامع دہلی کہ سلطان محمد از سنگ تراشیدہ احداث نمودہ است خطبہ بلند آوازہ گردانیدہ و پنج روز جشن نمودند بعد از آں مراجعت بہ سمرقند کردند۔"

۲۰ صفحے سے اورنگ زیب تک کل شاہان مغلیہ کا حال ہے اور ۷ صفحات میں بہادر شاہ اول کا، جو پہلے نقل ہو چکا ہے خاندان بہمنی کا حال ۹ صفحے پر مشتمل ہے۔

نمونہ: سلطان محمد شاہ بہمنی۔ سلطان علاؤ الدین مردے در شجاعت و شکوہ و بذل و ترویج دین بہتر از پدر بود متروکہ پدر را بالتمام بہ والدہ خود دادہ بہ سفر حج فرستاد و خود یک تنکہ از آں متصرف نشد و جنگ ہا با راجہ و رایان بیجانگر و تلنگ وکرناٹک بارہا کردہ و فتح یافتہ حکومت را با ستقلال تمام ہفدہ سال نمود و در اواخر سنہ ستہ وسبعین وتسعمائۃ جاں را بہ جان آفریں پیشکش کرد۔

سلاطین بیجاپور کا ذکر ۷ صفحے میں ہے، سلاطین احمد نگر کا ۹ صفحے میں گولکنڈہ کے بادشاہوں کا حال صرف ۳ صفحے میں لکھا گیا ہے

نمونہ: سلطان ابوالحسن مرد بیگانہ از کار و ارستہ از قوم مغل۔ بعد مردن عبداللہ قطب الملک دختر او را در عقد نکاح آوردہ بحکومت آں ملک رسید و سوائے ہنگام رقص و سرود و عیش و عشرت کارے نداشت و سید مظفر کہ میر جملہ آں وقت بود او را مردم مسموم نمودہ کشتہ و مادنا و اکنا زناداران دکھنی کہ پیشکار میر جملہ بودند۔ فلک بہ کام خود دیدہ۔ فاعل ومختار شدند بہ نکبت آنہا در سنہ ثمان وتسعین والف ابوالحسن بقید بادشاہ عالمگیر آمد و ملک و قلعہ گولکنڈہ داخل ممالک محروسہ شد الحمدللہ والمنۃ۔"

بعد از آں سلاطین برار کا حال ۲ صفحے میں ہے، اور شاہان خاندیس کا ۴ صفحے میں اسی طرح سلاطین گجرات کا ذکر ۹ صفحے میں ہے اور حکام مالوہ کا ۸ صفحے میں پھر شاہان بنگالہ کا حال ۵ صفحے میں بیان کیا گیا ہے اور حکام سندھ کا ذکر صرف ۱ صفحے میں ہے اور شاہان ~~ملتان~~ کا بیان نصف ہی صفحہ میں ختم کر دیا گیا ہے شاہان کشمیر کے لئے ۱ صفحہ کافی سمجھا گیا ہے۔